

عام موزوں (رقیق سادہ) پر مسح جائز نہیں۔

کچھ ضروری باتیں

چڑے کے موزے کو عربی میں ٹُف کہتے ہیں اور اردو میں اسکا ترجمہ موزہ ہوتا ہے۔

ادنی سوتی موزے کو عربی میں جورب کہتے ہیں اور اردو میں اسکا ترجمہ جراب ہوتا ہے۔

پھر اگر جرابوں کے اندر تین شرطیں پائیں جائیں تو انکو ٹخنیں (یا صفحین) کہتے ہیں اور وہ ٹُف کے حکم میں ہو جاتی ہیں۔ لیکن اگر ان تین شرطوں میں سے کوئی بھی ایک شرط نہ پائی جائے تو انکو رقیقین کہتے ہیں

وہ تین شرطیں یہ ہیں

(ا) وہ جرابیں اتنی موٹی ہوں کہ بغیر جوتے پہنے ان میں تین میل تک چلا جاسکے۔

(ب) وہ اپنے موٹاپے کی وجہ سے پنڈلی پر قائم رہ سکیں اور انکا قائم رہنا چستی یا تنگی کی وجہ سے ناہولکہ موٹاپے کی وجہ سے ہو۔

(ج) وہ اتنی موٹی ہوں کہ ان میں سے پانی وغیرہ نہ چھن سکے۔

پھر چڑے کے اعتبار سے جرابوں کی دو قسمیں ہیں

(ب) منعل

(ا) مجلد

مجلد : وہ جرابیں ہیں جن پر اتنا چمڑا لگا ہوا ہو جتنا وضو میں پاؤں دھونا فرض ہے

منعل : وہ جرابیں ہیں جن پر چمڑا فرض پاؤں دھونے سے کم لگا ہوا ہو۔

اس طرح جرابوں کی کل چھ (6) قسمیں ہو جاتی ہیں

(ب) ٹخنیں منعل

(ا) ٹخنیں مجلد

(د) رقیقین مجلد

(ج) ٹخنیں سادہ

(و) رقیقین سادہ

(ھ) رقیقین منعل

(ا) ٹخنیں مجلد : وہ جرابیں ہیں جن میں مذکورہ بالا تینوں شرطیں پائیں جائیں اور ان پر اتنا چمڑا لگا ہوا ہو جتنا پاؤں دھونا فرض ہے۔ ان پر بالاتفاق مسح جائز ہے۔

(ب) ٹخنیں منعل : وہ جرابیں ہیں جن میں مذکورہ بالا تینوں شرطیں پائیں جائیں اور ان پر فرض پاؤں دھونے سے کم چمڑا لگا ہوا ہو۔ ان پر بھی مسح جائز ہے۔

(ج) ٹخنیں سادہ : وہ جرابیں ہیں جن میں مذکورہ بالا تینوں شرطیں پائیں جائیں اور ان پر چمڑا لگا ہوا ہو۔ ان پر بھی مسح جائز ہے۔

(د) رقیقین مجلد : وہ جرابیں ہیں جن میں مذکورہ بالا تین شرطوں میں سے کوئی ایک شرط کم ہو مگر چمڑا فرض پاؤں دھونے کے برابر لگا ہوا ہو۔ ان پر بھی مسح جائز ہے۔

(ھ) رقیقین منعل : وہ جرابیں ہیں جن میں مذکورہ بالا تین شرطوں میں سے کوئی ایک شرط کم ہو اور چمڑا بھی فرض پاؤں دھونے سے کم لگا ہوا ہو۔ ان کے بارے میں قولِ فیصل یہی ہے کہ ان پر مسح نہ کیا جائے۔

(و) رقیقین سادہ : وہ جرابیں ہیں جن میں مذکورہ بالا تین شرطوں میں سے کوئی ایک شرط کم ہو اور چمڑا بھی نہ لگا ہو۔ ان پر بالاتفاق مسح جائز نہیں ہے۔

ہمارے دیار میں ان چھ قسموں میں سے عموماً صرف دو پائیں جاتیں ہیں

(ب) رقیقین سادہ جن پر بالاتفاق مسح جائز نہیں ہے

(ا) رقیقین مجلد جن پر بالاتفاق مسح جائز ہے

اب کچھ اصولی باتیں:

راویوں کی تعداد کے اعتبار سے حدیث کی چار قسمیں ہیں

(ا) متواتر (ب) مشہور (ج) عزیز (د) غریب

(ا) متواتر : وہ حدیث جس کو روایت کرنے والے ہر زمانے میں اس قدر ہوں کہ انکے جھوٹ پر اتفاق کرنے کو عقلِ سلیم محال جانے۔

(ب) مشہور : وہ حدیث جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ میں تو خبر واحد تھی (یعنی حدِ تواتر کو نہ پہنچی تھی) مگر بعد میں اسکوا تنے لوگوں نے نقل کیا کہ جنکا جھوٹ پر اتفاق کرنا عقلِ سلیم محال جانے اور یہ پھیلنا تا بعین یا تاج تا بعین کے زمانہ میں ہو۔

(ج) عزیز : وہ حدیث ہے جو حدِ تواتر یا حدِ شہرت کو نہ پہنچی ہو اور اسے روایت کرنے والوں کی تعداد کسی بھی زمانے میں دو (2) سے کم نہ ہوئی ہو

(د) غریب : وہ حدیث ہے جس کے سلسلہ سند میں کسی زمانے میں بھی راوی کی تعداد صرف ایک (1) رہ گئی ہو۔

یاد رکھنا چاہئے کہ فقہاء کرام صرف حدیثِ عزیز اور حدیثِ غریب کو اخبارِ احاد کہتے ہیں اور محدثین کرام متواتر کے علاوہ بقیہ تینوں قسموں کو اخبارِ احاد کہتے ہیں یعنی حدیثِ مشہور کو بھی اخبارِ احاد میں داخل کرتے

ہیں۔ (رد المحتار/ ج: 1)

اب سمجھیے

اگر قرآن پاک کسی بات کا حکم دے تو اس حکم میں کوئی تخصیص ثابت کرنے کیلئے قرآن پاک کی ہی کوئی آیت کریمہ، کوئی متواتر حدیث، کوئی مشہور حدیث یا اجماع امت چاہئے۔
اخبار احاد (حدیث عزیز اور حدیث غریب) سے قرآن پاک کے عموم میں ہرگز کوئی تخصیص ثابت نہیں ہو سکتی اگرچہ وہ صحیح اسناو سے بھی مروی ہوں۔ اسلئے کہ خود خبر واحد کے متن کے صحیح ہونے کیلئے شرط ہے کہ وہ قرآن پاک کے خلاف نہ ہو۔

چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

ومنہا ما یوجد من حال المروى کان یکون مناقضاً لنص القرآن او السنة المتواترة او الایماع القطعی او صریح العقل حیث لا یقبل شیء من ذالک التناویل
(نزهة النظر فی توضیح نخبہ الفکر/ ص: 57، 58)

ترجمہ: ان ہی علامات وضع میں سے وہ بھی ہے جس کا پتہ روایت کی حالت سے چل جاتا ہے مثلاً یہ کہ وہ نص قرآن یا سنت متواترہ یا اجماع قطعی یا عقل صریح کے خلاف ہو یا صورت کہ اس میں کسی تاویل کی گنجائش نہ ہو۔

معلوم ہوا کہ خبر واحد سے قرآن پاک کے عموم میں تخصیص پیدا نہیں ہو سکتی۔

اب آئیں اصل مسئلے کی طرف

قرآن پاک میں اللہ پاک ایمان والوں کو وضو کے دوران پاؤں دھونے کا حکم دیتے ہیں:
اللہ پاک فرماتے ہیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ

(سورۃ مائدہ/ 6)

ترجمہ (لا مذہبوں کا): اے ایمان والو جب تم نماز کیلئے اٹھو تو اپنے منہ کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھو لو اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنے سمیت دھو لو۔

اس آیت کریمہ میں اللہ پاک پاؤں دھونے کا حکم فرماتے ہیں۔ اب اگر اس حکم میں کوئی تخصیص ثابت کرنی ہو مثلاً یہ کہ فلاں موقع پر پاؤں کے دھونے کا حکم ساقط ہو کر صرف مسح کرنا ہی کافی ہو جائے گا تو وہ

صرف قرآن پاک کی دوسری آیت کریمہ، حدیث متواتر، حدیث مشہور یا اجماع امت سے ثابت ہو سکتی ہے ناکہ خبر واحد (یعنی حدیث عزیز یا حدیث غریب) سے اگرچہ اسکی سند صحیح بھی ہو۔

(ا) خُف: یعنی چمڑے کے موزے۔ ان پر مسح کرنے کی احادیث متواتر ہیں لہذا چمڑے کے موزے پر وضو کے دوران مسح بلا کسی شک و شبہ کے جائز ہے۔

(ب) خُفینین: یعنی وہ جو رہن جن میں وہ تین شرطیں پائی جا رہی ہوں جن کا اوپر تذکرہ ہو چکا۔ وہ بھی ان شروط کے پائے جانے سے خُف کے حکم میں ہو جاتی ہیں لہذا ان پر بھی وضو کے دوران مسح جائز ٹھہرا۔

نوٹ: انہی خُفینین پر حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ اپنی آخری عمر مبارک میں مسح کے قائل ہو گئے تھے اور الحمد للہ ہم بھی قائل ہیں۔

(ج) رقیقین: یعنی وہ جو رہن جن میں مذکورہ بالا تین شرطیں ناہوں یا تینوں میں سے کوئی بھی ایک ناہو۔

ان پر مسح کرنے کی روایات کا حد تو اترا تک پہنچتا تو دور کی بات ہے اس بارے میں کوئی ایک خبر واحد صحیح صریح مرفوع حدیث بھی موجود نہیں ہے۔ لہذا ان پر بالاتفاق مسح جائز نہیں ہے۔ اب جو ان پر مسح کرتا ہے وہ چونکہ وضو کا ایک فرض ہی ترک کروتا ہے لہذا اب وضو ہے اور بے وضو کی کوئی بھی نماز نہیں ہوتی۔

اگر بالفرض کوئی صحیح حدیث خبر واحد ہوتی بھی تب بھی اس سے عام موزوں (رقیق ساوہ) پر مسح کرنے کا جواز ثابت نہیں ہوتا کیونکہ پیروں کے دھونے کا حکم قرآن پاک میں ہے اور اس میں کسی طرح کی کوئی تخصیص خبر واحد صحیح سے ثابت نہیں ہو سکتی اور پھر وہ بھی موجود نہیں۔

جو روایات لا مذہب حضرات بطور دلیل پیش کرتے ہیں انکا اصولی جائزہ

ایک روایت حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ عنہ کی، دوسری حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ کی اور تیسری حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی پیش جاتی ہے۔

ہماری گزارشات

(ا) ان میں سے کوئی بھی روایت حد تو اترا یا حد شہرت کو نہیں پہنچتی یعنی تمام روایات اخبار احاد میں سے ہیں۔ لہذا ان سے پاؤں دھونے کے قرآنی حکم میں کسی قسم کی کوئی تخصیص ثابت نہیں ہو سکتی۔

(ب) پھر ان میں سے کوئی ایک بھی روایت صحیح تک نہیں ہے۔ چنانچہ ان تینوں روایات کا ضعیف ہونا لا مذہبوں کی ایک معتبر شخصیت (جو ان کے نزدیک معتبر ہیں) جناب ڈاکٹر منظور احمد میر صاحب نے خود

تسلیم کر لیا جس کی ویڈیو لاندہبوں کی ایک یوٹوب چینل پر موجود ہے اور احقر نے فروری 2018ء میں اسی موضوع پر ان کے رد میں جو ویڈیو بنائی تھی اُس میں بھی اُن کی تقریر کا وہ حصہ موجود ہے۔ خواہش مند حضرات ہماری یوٹوب چینل بنام Numaan Newshehri پر اسے ڈھونڈ کر ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ لہذا جب انہوں نے خود تسلیم کر لیا تو اب ہمیں ان روایات کی اسناد پر بحث کرنے کی کوئی حاجت نہیں رہی۔ الحمد للہ

(ج) ان روایات میں جو رب کا لفظ مذکور ہے جو کہ خننیں کیلئے بھی بولا جاتا ہے لہذا لاندہب حضرات کا بلا کسی دلیل کے لفظ جو رب کو رقیق پر فٹ کرنا عجیب و غریب ہے۔ الغرض یہ روایات نہ تو متواتر ہیں، نہ اخبار احاد صحیح اور نہ ان میں رقیق کا لفظ ہے۔

ایک اور روایت پیش کی جاتی ہے جو کہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور اس میں التسانخین کا لفظ آیا ہے۔ اس پر ہماری گزارشات

(ا) اس روایت کی دنیا میں کوئی متصل سند ہی موجود نہیں ہے لہذا یہ روایت ضعیف ہے۔ جو شخص اس روایت کے صحیح ہونے کا دعویٰ کرے اس کو چاہئے کہ اس کی صحیح متصل سند پیش کرے۔
(ب) اس ضعیف روایت میں نہ تو جو رب کا لفظ ہے اور نہ ہی رقیق کا۔

(ج) اس ضعیف روایت میں تسانخین کا لفظ آیا ہے اور تسانخین خاف (خف کی جمع) کو بھی کہتے ہیں۔

دیکھئے انہی حضرات کی (تحفۃ الاحوذی/ج:1/ص:287)

الغرض یہ روایت نہ تو متواتر ہے، نہ مشہور، نہ خبر واحد صحیح اور نہ ہی اس میں جو رب یا رقیق کا لفظ ہے۔

نہ جانے لاندہب حضرات ان ضعیف اور انکے موقف کیلئے بے محل روایات کو لیکر کون سا مورچہ فتح کرنے نکلے ہیں۔

خود لاندہب حضرات کے اکابرین کا فتویٰ ہے کہ عام موزوں (رقیق سادہ) پر مسح جائز نہیں۔

ملاحظہ فرمائیں:

(ا) لاندہب حضرات کے امام المحدثین شمس الحق عظیم آبادی لکھتے ہیں:

ان المسح يتعين على الجوربين المجلدين لا غيرهما۔ (عون المعبود/ج:1/ص:166)

ترجمہ: بے شک مسح مجلد جو راہوں پر متعین ہے ان کے علاوہ پر نہیں۔

(ب) لاندہب حضرات کے دوسرے امام المحدثین عبدالرحمن مبارکپوری صاحب لکھتے ہیں:

والحاصل انه ليس في باب المسح على الجوربين حديث مرفوع صحيح حال عن الكلام هذا ما عندى (تحفۃ الاحوذی/ج:1/ص:281)

ترجمہ: اور خلاصہ کلام یہ کہ جو ربین پر مسح کرنے کے بارے میں ایسی کوئی صحیح مرفوع حدیث سے مروی نہیں ہے جو جرح و تنقید سے خالی ہو۔

نیز انکا ایک فتویٰ جو فتاویٰ ثنائیہ میں مذکور ہے ملاحظہ فرمائیں

المسح على الجوربة المذكورة ليس بجائز لانه لم يقيم على جواز ذلك دليل صحيح و كل ما تمسك به المجوزون ففیه خدشة ظاهرة (فتاویٰ ثنائیہ/ج:1/ص:443)

ترجمہ: مذکورہ جرابوں پر مسح جائز نہیں ہے کیونکہ اس کی کوئی صحیح دلیل نہیں ہے اور مجوزین نے جن چیزوں سے استدلال کیا ہے ان میں خدشات ہیں۔

(ج) لاندہب حضرات کے شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین دہلوی صاحب لکھتے ہیں:

والحاصل انه لم يقيم على جواز المسح على الجوربة المستولاة عنها دليل لا من الكتاب ولا من السنة ولا من الاجماع ولا من القياس الصحيح لما عرفت والثابت من الكتاب غسل

الرجلين و رخص رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسح على الخفين ولم يثبت منه الرخصة في المسح على الجوربين فكيف يجوز المسح عليهما۔ (فتاویٰ نذیریہ/ج:1/ص:291، 292)

ترجمہ: خلاصہ کلام یہ کہ جن جو ربین کے بارے میں سوال کیا گیا ان پر مسح کے جواز کی کوئی بھی دلیل قرآن، سنت، اجماع یا قیاس صحیح سے ثابت نہیں جیسا کہ آپ نے دیکھا۔ اور قرآن سے پیروں کا دھونا

ثابت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خننیں (چڑے کے موزے) پر مسح کی اجازت دی ہے لیکن جو ربین پر مسح کی اجازت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں تو ان پر مسح کیسے جائز ہو سکتا ہے۔

(د) لاندہب حضرات کے بڑے مفتی صاحب ابوسعید شرف الدین دہلوی صاحب لکھتے ہیں:

یہ (عام جرابوں پر مسح کا) مسئلہ نہ قرآن سے ثابت ہو نہ حدیث صحیح مرفوع سے نہ اجماع نہ قیاس صحیح سے نہ چند صحابہ کے فعل اور اسکے دلائل سے اور غسلِ رجلیں نص قرآنی سے ثابت ہے لہذا خف چرمی

جس پر مسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کے سوا جو رب پر مسح ثابت نہیں ہوا (فتاویٰ ثنائیہ/ج:1/ص:442)

یہ ہیں لاندہب حضرات کے ائمہ اربعہ جو سب کے سب تحریر کر رہے ہیں کہ عام موزوں پر مسح جائز نہیں مگر اس کے باوجود ان حضرات نے اپنی اور دوسروں کی نمازوں کو برباد کرنے کی قسم اٹھالی ہے۔

اللہ پاک ہم سب کو اپنے عقائد کے ساتھ ساتھ اپنے تمام اعمال کو بھی درست کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محمد نعمان (نوشہرہ سرینگر)

خطیب جامع اہلسنت والجماعت مسجد البوکریہ داندہرہ کھانہ مالو سرینگر۔